احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

روزنامہ

الفضل

ٹیلیفون نمبر 213029 C.P.L 29

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

Web:http://www.alfazal.com
Email:editoralfazl@hotmall.com

بدھ 19 مئی 2004ء 28 ربیع الاول 1425 ہجری - 19 ہجرت 1383 ہش جلد 54-89 نمبر 108

بدھ 19 مئی 2004ء

بچپن کی یاد

آنحضرت ﷺ اپنی والدہ کے ساتھ 6 سال کی عمر میں مدینہ گئے تھے۔ اور وہاں ایک ماہ ٹھہرے۔ ہجرت کے بعد آنحضرت ﷺ ایک بار بنوعدی کے علاقہ سے گزرے تو آپؐ نے فرمایا اس مکان میں میری والدہ ٹھہری تھیں۔ میں ایک لڑکی انیسہ کے ساتھ کھیلا کرتا تھا اور اس تالاب میں میں نے تیرنا سیکھا تھا۔

(طبقات ابن سعد جلد 1 ص 116 وفات آمنہ دار صادر بیروت 1380ھ)

اخلاق عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب فرماتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود کو اللہ تعالیٰ نے ایسا دل عطا کیا تھا جو محبت اور وفاداری کے جذبات سے معمور تھا۔ آپ ان لوگوں میں سے تھے جنہوں نے کسی محبت کی عمارت کو کھڑا کر کے پھر اس کے گرانے میں کبھی پہل نہیں کی۔ ایک صاحب مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی آپ کے بچپن کے دوست اور ہم مجلس تھے مگر آپ کے دعویٰ مسیحیت پر آ کر انہوں نے نہ صرف دوستی کے رشتہ کو توڑ دیا بلکہ حضرت مسیح موعود کے اشد ترین مخالفوں میں سے ہو گئے اور آپ کے خلاف کفر کا فتویٰ لگانے میں سب سے پہل کی۔ مگر حضرت مسیح موعود کے دل میں آخر وقت تک ان کی دوستی کی یاد زندہ رہی اور گو آپ نے خدا کی خاطر ان سے قطع تعلق کر لیا اور ان کی فتنہ انگیزیوں کے ازالہ کے لئے ان کے اعتراضوں کے جواب میں زوردار مضامین بھی لکھے مگر ان کی دوستی کے زمانہ کو آپ کبھی نہیں بھولے اور ان کے ساتھ قطع تعلق ہو جانے کو ہمیشہ تلخی کے ساتھ یاد رکھا چنانچہ اپنے آخری زمانہ کے اشعار میں مولوی محمد حسین صاحب کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں:۔

قَطَعْتَ وِدَادًا قَدْ غَرَسْنَاهُ فِي الصِّبَا ☆ وَلَيْسَ فُؤَادِيْ فِي الْوِدَادِ يُقَصِّرُ

یعنی تو نے تو اس محبت کے درخت کو کاٹ دیا جو ہم دونوں نے مل کر بچپن میں لگایا تھا۔ مگر میرا دل محبت کے معاملہ میں کوتاہی کرنے والا نہیں ہے۔

جب کوئی دوست کچھ عرصہ کی جدائی کے بعد حضرت مسیح موعود کو ملتا تو اسے دیکھ کر آپ کا چہرہ یوں شگفتہ ہو جاتا تھا جیسے کہ ایک بند کلی اچانک پھول کی صورت میں کھل جاوے اور دوستوں کے رخصت ہونے پر آپ کے دل کو از حد صدمہ پہنچتا تھا۔ ایک دفعہ جب آپ نے اپنے بڑے فرزند اور ہمارے بڑے بھائی مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب (خلیفۃ المسیح الثانی) کے قرآن شریف ختم کرنے پر آمین لکھی اور اس تقریب پر بعض بیرونی دوستوں کو بھی بلا کر اپنی خوشی میں شریک فرمایا تو اس وقت آپ نے اس آمین میں اپنے دوستوں کے آنے کا بھی ذکر کیا اور پھر ان کے واپس جانے کا خیال کر کے اپنے غم کا بھی اظہار فرمایا چنانچہ فرماتے ہیں:۔

مہماں جو کر کے الفت آئے بصد محبت دل کو ہوئی ہے فرحت اور جاں کو میری راحت
پر دل کو پہنچے غم جب یاد آئے وقت رخصت یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی
دنیا بھی اک سرا ہے بچھڑے گا جو ملا ہے گر سو برس رہا ہے آخر کو پھر جدا ہے
شکوہ کی کچھ نہیں جا یہ گھر ہی بے بقا ہے یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

(سلسلہ احمدیہ ص 214)

خدمت خلق کا عظیم موقعہ

بیوت الحمد منصوبہ

جماعت احمدیہ کے قیام کا ایک عظیم مقصد خدمت خلق کا فریضہ سرانجام دینا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی جاری فرمودہ پہلی مالی تحریک ''بیوت الحمد منصوبہ'' اس فریضہ کی تکمیل کے لئے ایک سنہری موقعہ ہے۔ اس سکیم کے تحت خدا تعالیٰ کے فضل وکرم سے غریب، نادار اور بے گھر افراد کو گھروں کی سہولت مہیا کی جاتی ہے۔ چنانچہ اس سکیم کے تحت 100 کوارٹرز تعمیر ہو چکے ہیں اور مستحق خاندان ایک خوبصورت اور ہر سہولت سے آراستہ بیوت الحمد کالونی میں آباد ہو کر اس بابرکت تحریک کے ثمرات سے مستفید ہو رہے ہیں۔

اس کے علاوہ ربوہ اور پاکستان بھر میں ساڑھے پانچ صد سے زائد مستحق گھرانوں کو ان کے اپنے اپنے گھروں میں حسب ضرورت توسیع مکان کے لئے لاکھوں روپے کی امداد دی جا چکی ہے اور امداد کا یہ سلسلہ جاری ہے۔

احباب کرام کی خدمت میں گزارش ہے کہ خدمت خلق کے جذبہ سے سرشار ہو کر ثواب کی خاطر اس بابرکت تحریک میں ضرور شمولیت فرمائیں۔

امید ہے آپ اس بابرکت تحریک میں زیادہ سے زیادہ مالی قربانی پیش فرمائیں گے یہ رقوم جماعت میں بھی جمع کرائی جا سکتی ہیں اور خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں مد بیوت الحمد میں بھجوائی جا سکتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں خدمت خلق کے عظیم فریضہ کو سرانجام دینے کی توفیق سے نوازتا رہے۔

(سیکرٹری بیوت الحمد)

ماہر امراض نفسیات کی آمد

مکرم ڈاکٹر فرید اسلم منہاس صاحب ماہر نفسیات مورخہ 6 جون 2004ء بروز اتوار ہسپتال میں مریضوں کا معائنہ کریں گے ضرورت منداحباب پرچی روم سے رابطہ کر کے اپنی پرچی بنوالیں مزید معلومات کیلئے استقبالیہ ہسپتال سے رابطہ فرمائیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

شمائل احمد

ہم نے اس کی خوب خدمت کی

حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی صاحب تحریر فرماتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود نے ابھی کوئی دعویٰ نہ کیا تھا آپ مجاہدات کر رہے تھے اور عام آدمیوں کی طرح زندگی بسر کرتے تھے ایک مولوی آیا جو بغدادی مولوی کے نام سے مشہور تھا۔ خصوصیت سے وہ وہابیوں کا بہت دشمن تھا اور جہاں جاتا تھا ان کی بہت مخالفت کرتا تھا وہ قادیان میں بھی آیا تھا باوجودیکہ وہ بہت گالیاں دیتا تھا حضرت اقدس نے اس کی بہت خدمت و تواضع کی اور اکرام مہمان کے شعار کو ہاتھ سے نہ دیا۔ وہ اپنے وعظ میں وہابیوں کو گالیاں دیتا رہا بعد میں لوگوں نے کہا کہ جس کے گھر میں تم ٹھہرے ہوئے ہو وہ بھی تو وہابی ہے پھر وہ چپ ہی ہو گیا۔ حضرت اقدس نے اس واقعہ کو خود بیان کیا ہے مگر اس کا نام نہیں لیا۔ احسان کے متعلق تقریر کرتے ہوئے فرمایا۔

”ایک عرب ہمارے ہاں آیا وہ وہابیوں کا سخت مخالف تھا یہاں تک کہ جب اس کے سامنے وہابیوں کا ذکر بھی کیا جاتا تو گالیوں پر اتر آتا اس نے یہاں آ کر بھی سخت گالیاں دینی شروع کیں اور وہابیوں کو برا بھلا کہنے لگا ہم نے اس کی کچھ پروا نہ کر کے اس کی خدمت خوب کی اور اچھی طرح سے اس کی دعوت کی اور ایک دن جبکہ وہ غصہ میں بھرا ہوا وہابیوں کو خوب گالیاں دے رہا تھا کسی شخص نے اس کو کہا کہ جس کے گھر تم مہمان ٹھہرے ہو وہ بھی تو وہابی ہے اس پر وہ خاموش ہو گیا۔ اس شخص کا مجھ کو وہابی کہنا غلط نہ تھا کیونکہ قرآن شریف کے بعد صحیح احادیث پر عمل کرنا ہی ضروری سمجھتا ہوں۔“

بنوں کے ایک میڈیکل مشنری ڈاکٹر پینل تھے یہ شخص بڑا دولت مند اور آنریری طور پر کام کرتا تھا بنوں اور اس کے نواح میں اس نے اپنا بڑا دجل پھیلایا ایک مرتبہ وہ ہندوستان کے سفر پر بائیسکل پر نکلا اور اس نے اپنے ساتھ کچھ نہیں لیا تھا۔ ایک مسلمان لڑکا بھی اس کے ساتھ تھا۔ وہ قادیان میں آیا اور یہاں ٹھہرا۔ حضرت اقدس نے باوجودیکہ وہ عیسائی اور سلسلہ کا دشمن تھا۔ اس کی خاطر تواضع اور مہمان داری کے لئے متعلقین لنگر خانہ اور دوسرے احباب کو خاص طور تاکید فرمائی اور ہر طرح اس کی خاطر و مدارات ہوئی اس نے اپنے اخبار تحفہ سرحد بنوں میں غالباً اس کا ذکر بھی کیا تھا۔ اور آپ کا یہ طریق تھا کہ آپ مہمانوں کے آنے پر لنگر خانہ والوں کو خاص تاکید فرمایا کرتے تھے چنانچہ ایک مرتبہ 25 دسمبر 1903ء کو جب کہ بہت سے مہمان بیرون جات سے آ گئے تھے۔ میاں نجم الدین صاحب مہتمم لنگر خانہ کو بلا کر فرمایا کہ

”دیکھو بہت سے مہمان آئے ہوئے ہیں ان میں سے بعض کو تم شناخت کرتے ہو اور بعض کو نہیں اس لئے مناسب یہ ہے کہ سب کو واجب الاکرام جان کر تواضع کرو۔ سردی کا موسم ہے چائے پلاؤ اور تکلیف کسی کو نہ ہو۔ تم پر میرا حسن ظن ہے کہ مہمانوں کو آرام دیتے ہو ان سب کی خوب خدمت کرو۔ اگر کسی گھر یا مکان میں سردی ہو تو لکڑی یا کوئلہ کا انتظام کر دو۔“

(سیرۃ مسیح موعود ص 161)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا دورہ یورپ

احمدیہ ٹیلی ویژن کے Live پروگرام

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورہ یورپ کے دوران احمدیہ ٹیلی ویژن پر درج ذیل پروگرامز پاکستانی وقت کے مطابق Live نشر کئے جائیں گے۔

اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی

19 مئی 2004ء بروز بدھ

☆ پرچم کشائی اور افتتاحی خطاب
(جرمنی سے براہ راست) 8:00 بجے شب
نشر مکرر 20 مئی 1:40 بجے صبح
〃 20 مئی 7:00 بجے صبح
〃 20 مئی 2:50 بجے دن

21 مئی 2004ء بروز جمعۃ المبارک

☆ خطبہ جمعہ مع اختتامی خطاب
(جرمنی سے براہ راست) 4:30 بجے دن
نشر مکرر 8:00 بجے شب
〃 22 مئی 7:00 بجے صبح
〃 22 مئی 3:00 بجے دن

28 مئی 2004ء بروز جمعۃ المبارک

☆ خطبہ جمعہ (گروس گراؤ جرمنی سے براہ راست)
4:30 بجے دن
نشر مکرر 8:00 بجے شب
〃 29 مئی 7:00 بجے صبح
〃 29 مئی 3:00 بجے دوپہر

4 جون 2004ء بروز جمعۃ المبارک

خطبہ جمعہ و افتتاحی خطاب
(ہالینڈ سے براہ راست) 4:30 بجے دن
نشر مکرر: 8:00 بجے شب
〃 5 جون 7:25 بجے صبح
〃 5 جون 2:00 بجے دوپہر

6 جون 2004ء بروز اتوار

☆ اختتامی خطاب
(ہالینڈ سے براہ راست) 2:00 بجے دوپہر
نشر مکرر: 8:00 بجے شب
〃 7 جون 7:25 بجے صبح

(شعبہ سمعی بصری۔ نظارت اشاعت)

قطعات

گو جبیں پر ہے بہت گردِ ملال
پر نہیں ہے کوئی شکنِ اشتعال
خلعت و زیور ہے صبر و ضبط نے
دیں گواہی اس کی ماضی اور حال

جس کی مٹی میں وفا کی لالیاں
ایک قصبہ نام ہے گھٹیالیاں
حوصلے ان کے پہاڑوں کی طرح
ہیں جبینیں بھی چمکنے والیاں

عبدالکریم قدسی

پبلشر آغا سیف اللہ، پرنٹر سلطان احمد ڈوگر مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دار النصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے پچاس پیسے

شمائل احمد

ہم نے اس کی خوب خدمت کی

حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی صاحب تحریر فرماتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود نے ابھی کوئی دعویٰ نہ کیا تھا آپ مجاہدات کر رہے تھے اور عام آدمیوں کی طرح زندگی بسر کرتے تھے ایک مولوی آیا جو بغدادی مولوی کے نام سے مشہور تھا۔ خصوصیت سے وہ وہابیوں کا بہت دشمن تھا اور جہاں جاتا تھا ان کی بہت مخالفت کرتا تھا وہ قادیان میں بھی آیا تھا باوجودیکہ وہ بہت گالیاں دیتا تھا حضرت اقدس نے اس کی بہت خدمت وتواضع کی اور اکرام مہمان کے شعار کو ہاتھ سے نہ دیا۔ وہ اپنے وعظ میں وہابیوں کو گالیاں دیتا رہا بعد میں لوگوں نے کہا کہ جس کے گھر میں تم ٹھہرے ہوئے ہو وہ بھی تو وہابی ہے پھر وہ چپ ہی ہوگیا۔ حضرت اقدس نے اس واقعہ کو خود بیان کیا ہے مگر اس کا نام نہیں لیا۔ احسان کے متعلق تقریر کرتے ہوئے فرمایا۔

''ایک عرب ہمارے ہاں آیا وہ وہابیوں کا سخت مخالف تھا یہاں تک کہ جب اس کے سامنے وہابیوں کا ذکر بھی کیا جاتا تو گالیوں پر اتر آتا اس نے یہاں آکر بھی سخت گالیاں دینی شروع کیں اور وہابیوں کو برا بھلا کہنے لگا ہم نے اس کی کچھ پروانہ کرکے اس کی خدمت خوب کی اور اچھی طرح سے اس کی دعوت کی اور ایک دن جبکہ وہ غصہ میں بھرا ہوا وہابیوں کو خوب گالیاں دے رہا تھا کسی شخص نے اس کو کہا کہ جس کے گھر تم مہمان ٹھہرے ہو وہ بھی تو وہابی ہے اس پر وہ خاموش ہوگیا۔ اس شخص کا مجھ کو وہابی کہنا غلط نہ تھا کیونکہ قرآن شریف کے بعد صحیح احادیث پر عمل کرنا ہی ضروری سمجھتا ہوں۔''

بنوں کے ایک میڈیکل مشنری ڈاکٹر پنیل تھے یہ شخص بڑا دولت مند اور آنریری طور پر کام کرتا تھا بنوں اور اس کے نواح میں اس نے اپنا بڑا جال پھیلایا ایک مرتبہ وہ ہندوستان کے سفر پر بائیسکل پر نکلا اور اس نے اپنے ساتھ کچھ نہیں لیا تھا۔ ایک مسلمان لڑکا بھی اس کے ساتھ تھا۔ وہ قادیان میں آیا اور یہاں ٹھہرا۔ حضرت اقدس نے باوجودیکہ وہ عیسائی اور سلسلہ کا دشمن تھا۔ اس کی خاطر تواضع اور مہمان داری کے لئے متعلقین لنگر خانہ اور دوسرے احباب کو خاص طور تاکید فرمائی اور ہر طرح اس کی خاطر و مدارات ہوئی اس نے اپنے اخبار تحفہ سرحد بنوں میں غالباً اس کا ذکر بھی کیا تھا۔ اور آپ کا یہ طریق تھا کہ آپ مہمانوں کے آنے پر لنگر خانہ والوں کو خاص تاکید فرمایا کرتے تھے چنانچہ ایک مرتبہ 25 دسمبر 1903ء کو جب کہ بہت سے مہمان بیرون جات سے آگئے تھے۔ میاں نجم الدین صاحب مہتمم لنگر خانہ کو بلا کر فرمایا کہ

''دیکھو بہت سے مہمان آئے ہوئے ہیں ان میں سے بعض کو تم شناخت کرتے ہو اور بعض کو نہیں اس لئے مناسب یہ ہے کہ سب کو واجب الاکرام جان کر تواضع کرو۔ سردی کا موسم ہے چائے پلاؤ اور تکلیف کسی کو نہ ہو۔ تم پر میرا حسن ظن ہے کہ مہمانوں کو آرام دیتے ہو ان سب کی خوب خدمت کرو۔ اگر کسی گھر یا مکان میں سردی ہو تو لکڑی یا کوئلہ کا انتظام کردو۔''

(سیرۃ مسیح موعود ص 161)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا دورہ یورپ

احمدیہ ٹیلی ویژن کے Live پروگرام

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورہ یورپ کے دوران احمدیہ ٹیلی ویژن پر درج ذیل پروگرام پاکستانی وقت کے مطابق Live نشر کئے جائیں گے۔

اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی

19 مئی 2004ء بروز بدھ

☆ پرچم کشائی اور افتتاحی خطاب

(جرمنی سے براہ راست) 8:00 بجے شب

نشر مکرر	20 مئی	1:40 بجے صبح
//	20 مئی	7:00 بجے صبح
//	20 مئی	2:50 بجے دن

21 مئی 2004ء بروز جمعۃ المبارک

☆ خطبہ جمعہ مع اختتامی خطاب

(جرمنی سے براہ راست) 4:30 بجے دن

نشر مکرر		8:00 بجے شب
//	22 مئی	7:00 بجے صبح
//	22 مئی	3:00 بجے دن

28 مئی 2004ء بروز جمعۃ المبارک

☆ خطبہ جمعہ (گروس گراؤ جرمنی سے براہ راست) 4:30 بجے دن

نشر مکرر		8:00 بجے شب
//	29 مئی	7:00 بجے صبح
//	29 مئی	3:00 بجے دوپہر

4 جون 2004ء بروز جمعۃ المبارک

خطبہ جمعہ و افتتاحی خطاب

(ہالینڈ سے براہ راست) 4:30 بجے دن

نشر مکرر:		8:00 بجے شب
//	5 جون	7:25 بجے صبح
//	5 جون	2:00 بجے دوپہر

6 جون 2004ء بروز اتوار

☆ اختتامی خطاب

(ہالینڈ سے براہ راست) 2:00 بجے دوپہر

نشر مکرر:		8:00 بجے شب
//	7 جون	7:26 بجے صبح

(شعبہ سمعی بصری۔ نظارت اشاعت)

قطعات

گو جبیں پر ہے بہت گردِ ملال
پر نہیں ہے کوئی شکنِ اشتعال
خلعت و زیور ہے صبر و ضبط یہ
دیں گواہی اس کی ماضی اور حال

جس کی مٹی میں وفا کی لالیاں
ایک قصبہ نام ہے گھٹیالیاں
حوصلے ان کے پہاڑوں کی طرح
ہیں جبینیں بھی چمکنے والیاں

عبدالکریم قدسی

پبلشر آغا سیف اللہ ' پرنٹر سلطان احمد ڈوگر مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے پچاس پیسے

حقائق الاشیاء

(24)

اے میرے رب! مجھے اشیاء کے حقائق دکھلا

قرآن کریم کے بیان کردہ سائنسی اسرار و رموز

از افاضات سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع

مرتبہ: محمد محمود طاہر

مغفرت میں سبقت اور کائنات کی وسعتیں

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ 27 ستمبر 1996ء میں سورۃ الحدید کی آیت 22 کی تلاوت فرمائی اور مغفرت میں سبقت کے مضمون کو زمین و آسمان کی وسعتوں کے ساتھ باندھتے ہوئے اس مضمون کی پر معارف تشریح فرمائی۔ آپ فرماتے ہیں:۔

"سابقوا" میں تیزی سے بڑھنے کا مضمون ہے اور ایک دوسرے سے مسابقت کا مضمون بھی ہے۔ "سبق" کہتے ہیں ایسے شخص کو جو تیزی سے آگے نکل گیا یعنی ایک شخص جو آگے نکل جائے تیزی سے خواہ وہ شخص ہو یا گھوڑا بھی ہو اس کے لئے "سبق" کا لفظ آئے گا۔ سبقت لے گیا۔ مگر "سابق" کا مطلب ہے کہ مقابلے میں سبقت لے گیا تو یہ مضمون زیادہ تحریص کی خاطر، زیادہ توجہ دلانے کی خاطر ایسے صیغے میں بیان فرمایا ہے۔ جس میں مغفرت کے تعلق میں ایک دوسرے سے مقابلہ کرنے کا مضمون داخل فرما دیا۔ ہر شخص کیلئے مغفرت حاصل کرنے میں جلدی کرنی چاہئے لیکن "سابقوا" کہہ کر یہ فرما دیا کہ تم ایک دوسرے سے بھی مغفرت میں مقابلے کرو۔ یعنی یہ مطلب نہیں کہ کھلم کھلے چیلنج دے کر مقابلے کرو مگر کوشش کرو کہ اپنے ان بھائیوں سے آگے بڑھو جو ہمیشہ مغفرت طلب کرنے میں مصروف رہتے ہیں اور مغفرت طلب کرنے کی تائید میں ان کے اعمال رونما ہوتے رہتے ہیں۔ پس ایسا چیلنج نہیں کہ جو اکٹھا ایک لائن پہ کھڑا کر کے بھگایا جا رہا ہو۔ مراد یہی ہے کہ ہر مومن کو محض یہ نہیں سوچنا چاہئے کہ میں آگے بڑھ رہا ہوں بلکہ باقیوں کو دیکھ کر اپنی حیثیت کی تعیین کرے۔ اگر مغفرت کے میدان میں اسے اپنے سے آگے بہت سے دکھائی دے رہے ہوں تو پھر مقابلہ کرے اور یہ کوشش کرے کہ سب سے آگے بڑھ جائے۔

مغفرت اور جنت کا تعلق

"(۔) اپنے رب کی طرف سے مغفرت میں مقابلے کرتے ہوئے تیزی سے آگے بڑھو" (۔) اور جنت کی طرف آگے بڑھو جس کی وسعت آسمان اور زمین کی وسعت کی طرح ہے۔ اس میں بہت سے پہلو ہیں جو تفصیل طلب ہیں ان کی تفصیل میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں مگر یاد رکھیں کہ یہاں جنت کو اور مغفرت کو گویا ایک دوسرے کا متبادل پیش کیا گیا ہے۔ یعنی اگر تم مغفرت کی طرف تیزی سے آگے بڑھو گے تو جنت کی طرف بھی آگے بڑھو گے اور گویا ایک ہی چیز کے دو نام ہیں اور جہاں تک یہ مضمون ہے کہ (۔) اگرچہ اسے محض جنت کی وسعت کے بیان کے تعلق میں پیش کیا جاتا ہے مگر میرے نزدیک اس کا تعلق ویسا ہی مغفرت سے ہے کیونکہ مغفرت کی وسعت کے ساتھ جنت کی وسعت کا تعلق ہے۔ جتنی بھی کسی کو خدا تعالیٰ کی رحمت سے مغفرت نصیب ہو گی اسی قدر اس کی جنتوں کو وسعت ملے گی اور یہ دونوں مضامین ایک دوسرے سے باہم پیوستہ ہیں۔ اور مغفرت کا تعلق چونکہ رحمت سے ہے اور رحمت ہر چیز پر حاوی ہے اور جنت بھی رحمت ہی کے نتیجے میں ہے اس لئے یہ دونوں مضامین ایک دوسرے سے گہرا تعلق رکھتے ہیں۔

تو جہاں وسعتوں کا مضمون ہو وہاں اس سے بہتر انداز بیان اختیار ہو نہیں سکتا کہ مغفرت جنت ہی کا دوسرا نام ہے اور مغفرت کا سایہ اتنا وسیع ہے کہ اس سے کائنات کا کوئی پہلو باہر نہیں رہتا۔ "عرض" کا معنی میں وسعت کر رہا ہوں کیونکہ عربی لغت میں اس کا ایک معنی وسعت بھی ہے۔ بہت سے معانی ہیں ایک معنی قیمت بھی ہے۔ اس لحاظ سے اس کا ترجمہ یہ بنے گا کہ ایسی مغفرت کی طرف اپنے رب کی طرف سے ایسی مغفرت کی طرف آگے بڑھو اور ایسی جنت کی طرف آگے بڑھو جس کی قیمت زمین و آسمان کی قیمت کے برابر ہے۔ مگر میں نے جو ترجمہ کیا ہے وہ بھی عربی لغت سے ثابت مگر اس سے بہت بڑھ کر آنحضرت ﷺ کا تصدیق یافتہ ترجمہ ہے۔ کیونکہ جب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی تو صحابہ میں سے بعض نے یہ عرض کیا کہ یارسول اللہ اس سے تو معلوم ہوتا ہے کہ زمین و آسمان کی جو وسعتیں ہیں ان تمام وسعتوں پر جنت حاوی ہے یعنی ان سے کم نہیں پوری کی پوری ان پر اتر رہی ہے۔ اگر یہ بات ہے تو جہنم کہاں ہے؟ اس کا جواب رسول اللہ ﷺ نے یہ نہیں دیا کہ قیمت ہے یہ مراد جسے تم غلط سمجھ رہے ہو۔ آپؐ نے تسلیم کیا اور فرمایا کہ جہنم بھی وہیں ہے لیکن تم سمجھ نہیں سکتے ان باتوں کو۔

شش جہات

اس دور کا انسان ابھی اپنے علم میں اتنا آگے ترقی نہیں کر سکا تھا کہ وہ جہتوں کو سمجھ سکتا ہو اور Dimensions جو بڑھ رہی ہیں، انسانی تصور جن پر محیط ہوتا چلا جا رہا ہے اس کا کوئی ادنیٰ تصور بھی اس وقت موجود نہیں تھا صرف شش جہات تھیں جن سے وہ جانتا تھا اور ایک وقت کی جہت جس کو وہ شامل کر لے اسکے سوا اس کے سامنے کوئی چیز نہیں تھی۔ اور شش جہات بھی دراصل تین جہات ہیں۔ اس کو ہم شش اس لئے کہتے ہیں کہ اس کا ایک کنارہ اگر یوں پھیلی ہوئی جہت ہے تو ایک بائیں طرف پھیلا ہوا سمجھتے ہیں اور ایک دائیں طرف پھیلا ہوا سمجھتے ہیں حالانکہ جو حساب دان ہیں وہ اس کو ایک جہت کہتے ہیں کیونکہ کسی ایک انسان کے حوالے سے تو ہے نہیں کہ وہاں کھڑا ہو تو اس کے بائیں طرف اور اس کے دائیں طرف یہ جہت ہے، لامتناہی پھیلی ہوئی ہے۔ تو جس کو ہم شش جہات اردو میں کہتے ہیں انگریزی میں اس کو Three Dimensions کہتے ہیں اور اگر وقت کو داخل کر لیں تو Four Dimensions تو چار Dimensions میں گھرا ہوا انسان یہ تصور کر ہی نہیں سکتا تھا اس زمانے میں کہ کوئی ایسی چیز بھی ہے جہت کے اعتبار سے جو اپنی ضد کے ساتھ ایک جگہ اکٹھی ہو جائے۔

جنت کی جہت

اب تین چیزوں کو اکٹھا فرمایا گیا ایک زمین و آسمان اور اس میں ہمیں جنت تو دکھائی دے ہی نہیں رہی۔ کہیں اس لئے پہلا سوال تو یہ اٹھنا چاہئے تھا کہ یارسول اللہ وہ ہے کہاں؟ جنت کہاں چلی گئی؟ ہم تو زمین و آسمان کو صبح بھی دیکھتے ہیں شام کو بھی، رات دوپہر اور ہمیں تو یہ زمین آسمان خالی خالی نظر آتے ہیں کوئی جنت ہی نہیں دکھائی دے رہی۔ تو اس سوال کا جواب جو انہوں نے کیا اسی آیت کریمہ میں موجود تھا کہ جب یہ کہا گیا ہے کہ زمین و آسمان کی وسعت کے برابر ہے تو ظاہر بات ہے کہ یہ کوئی اور طرح کی چیز ہے جس کے مادی وجود جس سے متصادم نہیں ہوتے۔ گویا Dimensions اور ہیں۔ ایک ہی وقت میں، ایک ہی مقام، ایک ہی وقت کی قدر کو اکٹھا کر دیں تب بھی وہ ایک دوسرے کو دکھائی نہیں دیں گی، ایک دوسرے سے کوئی تعلق ہی قائم نہیں ہوگا۔

ریڈی ایشن کی جہات

میں نے اس کی مثالیں بارہا دی ہیں کہ یہاں جو ریڈی ایشن ہے فضا میں اس کی جہتیں مختلف نہیں ہیں۔ یہ Three Dimensions یا Four Dimensions کے اندر ہے۔ اس کے باوجود محض اس کی لطافت کے فرق کی وجہ سے ہمیں محسوس نہیں ہوتی۔ اگر Dimensions بدل جائیں تو اس کے وجود کا کوئی تصور ہی نہیں ہو سکتا، اس کی نوعیت ہی نہیں سمجھ آ سکتی۔ موجود رہے گی مگر کسی پہلو سے بھی انسان اس کو اپنے دائرہ تصور میں کھینچ کر لا نہیں سکتا۔ یہ Dimensions کا فرق ہے۔ لطافت کا فرق اور ہے۔ لطافت کے نتیجے میں ٹیلی ویژن کی لہریں آپ یہاں نہ دیکھ رہے ہیں، نہ سن رہے ہیں مگر گھر جاکے ٹیلی ویژن ON کریں گے تو آپ ان کو پکڑ لیں گے۔ مگر کوئی ٹیلی ویژن ایسی نہیں ہے، نہ ہو سکتی ہے جو دوسری جہت کی اس چیز کو کھینچ لائے جو ہمارے ساتھ ہے مگر ہمیں معلوم نہیں ہے ہمیں دکھائی بھی نہیں دے رہی، ہمیں تصور ہی نہیں ہے اس کا کوئی۔

آئندہ زمانے کی باتیں

تو یہ فرق ہیں جو قرآن کریم کی آیات بتاتی ہیں۔ اور ایسا عظیم علم ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں آئندہ زمانوں کی باتیں ہو رہی ہیں جس کا کوئی وہم و گمان بھی انسان نہیں کر سکتا تھا کسی انسان کا کلام ہو ہی نہیں سکتا، یہ ناممکن ہے۔ پس اس آیت کریمہ نے یہ مضمون پیش کیا ہے کہ تین چیزیں ایک دوسرے سے مل گئی ہیں جہنم بھی یہیں ہے، جنت بھی یہیں ہے اور یہ دنیا جس میں ہم بس رہے ہیں یہ زمین و آسمان یہ بھی یہیں ہیں اور ان کی وسعتیں ایک دوسرے سے ملتی جلتی ہیں اور کیسے ملتی جلتی ہیں "ک" کے لفظ نے ہمیں دعوت دی ہے کہ غور کریں اور معلوم کریں یہ وسعتیں کیا ہیں۔ اور جو فرق ہے جہنم اور جنت کے درمیان وہ مغفرت کا فرق ہے، صرف اعمال صالحہ کا سوال نہیں کیونکہ اعمال صالحہ اگر اپنی انتہا کو بھی پہنچ جائیں تو جیسا کہ میں نے ثابت کیا ہے ان کی منصفانہ جزا یہ نہیں ہو سکتی جتنے اعمال اس کو دس گنا کر دیں سو گنا، ہزار، لاکھ

گنا کردیں محدود اعمال کی لامتناہی جزا تو عقل میں آ ہی نہیں سکتی اس لئے اس کا مغفرت سے تعلق ہے اور بہت ہی اہم مضمون ہے۔ چھوٹے سے چھوٹے انسان کو بھی ایک حیرت انگیز طور پر خوش خبریوں، لامتناہی انعامات کی دعوت دے دی گئی اور عظیم سے عظیم انسان کو بھی انکسار سکھا دیا گیا کہ یہ جو عظمتیں اور وسعتیں ہیں یہ تمہیں اللہ کے فضل سے ملیں گی اس کے بغیر تو ممکن نہیں چنانچہ اس کے معاً بعد یہی فرمایا (۔) یہ باتیں فضل کی ہیں۔ فضل جیسے ''جھونگا'' دیا جاتا ہے ''جھونگے'' کا نام ہے مگر بندوں کے جھونگے اور اللہ کے جھونگے میں دیکھو کتنا فرق پڑ گیا ہے۔ بندہ ایک چیز خریدتا ہے اس کی قیمت ادا کرتا ہے اور اس کے ساتھ معمولی سا کچھ اور حاصل کر لیتا ہے جھونگے کے طور پر۔ اور جو رقم دیتا ہے وہ اس چیز کے برابر ضرور ہوتی ہے جو چیز خریدی جا رہی ہے۔ مگر خدا کے سودے دیکھو بندوں سے کیسے عجیب ہیں۔ وہ رقم بھی نہیں دیتا جس سے اس کے عمل کے برابر جزائیں مل سکیں۔ اکثر اعمال کھوکھلے، ننگے، دھوکے انسان ساری زندگی غفلت کی حالت میں بسر کر دیتا ہے سمجھتا ہے کہ میں بڑے نیک اعمال کر رہا ہوں ہاتھ پلے کچھ بھی نہیں ہوتا۔ اور اللہ اس گھٹیا سی چیز کو جس میں کچھ نیکی کا عنصر بھی آ جائے اس کو قبول فرما لیتا ہے اور پھر جھونگا وہ جو لامتناہی ہے۔ قیمت وہ جو وصول ہی نہیں ہوئی اور اس کے برابر نہیں دے رہا بلکہ ایسا دے رہا ہے کہ کبھی ختم نہیں ہو سکتا وہ مضمون۔ یہ وہ بات ہے جس کو خدا تعالیٰ نے اس موقع پر یوں کھول دیا (۔) یہ نہ سمجھنا کہ تم اپنے اعمال کے نتیجے میں کچھ بھی حاصل کر سکو گے، مغفرت ہے جس کے نتیجے میں اعمال نظر انداز ہو جائیں گے۔ مغفرت کی چادر یہ نہیں دیکھا کرتی کہ اعمال کیسے ہیں۔ جب وہ ڈھانپ لے گی تو ہر کمزوری کو ڈھانپ لے گی اور وہ چادر اتنی وسیع ہے کہ زمین و آسمان کی وسعتوں پر محیط ہے۔

لامتناہی وسعتیں

اور اب وسعتوں کا حال بھی عجیب ہے۔ ان پر آپ غور کریں تو وہ وسعتیں لامتناہی نہیں بلکہ ہمیشہ آگے بڑھتی چلی جانے والی ہیں۔ لامتناہی ان معنوں میں ہیں یعنی کہ ہمیشہ آگے بڑھتی چلی جانے والی ہیں۔ اب زمین و آسمان اور کائنات کا تصور جس لمحے بھی آپ باندھیں گے کہ یہ اتنا فاصلہ ہوگا اسی لمحے آپ غلط ثابت ہو جائیں گے کیونکہ وہ فاصلے اور بڑھ چکے ہوں گے اور اس تیزی سے بڑھ رہے ہیں کہ انسانی تصور اس کا ادنیٰ سا حصہ بھی پا نہیں سکتا۔ کیونکہ ایک سیکنڈ میں اگر آپ لاکھواں حصہ کی رفتار کے ساتھ بھی سوچ رہے ہوں، ایک سیکنڈ کے لاکھویں حصے کے حساب سے بھی تو زمین و آسمان کی وسعتیں اس سے زیادہ تیز رفتاری کے ساتھ آگے بڑھ رہی ہیں اور انسان کو ایک سیکنڈ کے لاکھویں حصے میں سوچنے کی طاقت ہی نہیں ہوتی بہت معمولی سی طاقت ہے۔ اتنی معمولی سی ہے کہ اگر فلم کو اٹھارہ فریم فی سیکنڈ کے لحاظ سے آگے بڑھایا جائے تو انسانی دماغ یہ معلوم ہی نہیں کر سکتا کہ کھڑی چیز ہے یا چلتی چلی جا رہی ہے۔ یہ تو اس کی وسعت کا حال ہے۔ اور وعدے وہ دیئے جا رہے ہیں جو لامتناہی، کبھی ختم نہ ہونے والے اور آگے بڑھتے چلے جانے والے۔

عظمت ہے اس کی عظمت

حمد و ثنا والے مضمون میں حضرت مسیح موعود نے یہی مضمون بیان فرمایا ہے اسی رنگ میں کہ ''عظمت ہے اس کی عظمت'' اب دیکھیں قرآن کریم سے کتنا گہرا تعلق ہے حضرت مسیح موعود کو، لیکن پڑھنے والا اگر غور نہیں کرے گا تو اسے نہیں سمجھ آئے گی۔ ''عظمت ہے اس کی عظمت'' سے مراد یہ ہے کہ اور کسی کی عظمت ہے ہی کچھ نہیں۔ یہ وہم دل سے نکال دو۔ مقابلے کا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔ ایک ہی ہے جو عظیم ہے تو (۔) وہ جو وسعتوں والی جنت ہے اس سے بھی زیادہ وسیع تصور پیش فرمایا گیا ہے اور اس تصور نے ایک اور مضمون پیدا کر دیا کہ انسان جو اس کائنات کو بہت وسیع سمجھتا ہے اس سے زیادہ اس کا تصور پہنچ ہی نہیں سکتا۔ چنانچہ بعض سائنس دان اور اونچے درجے کے حساب دان یہ سمجھتے ہیں کہ حسابی رو سے اس کائنات کے سوا دوسری کائنات ہو ہی نہیں سکتی بس یہی ہے۔ لیکن اب جو نئی دریافتیں ہو رہی ہیں ان سے یہ امکانات کھل رہے ہیں اور وہ حیران اور ششدر رہ گئے ہیں کہ یہ کائنات بھی کسی اور طرف متحرک ہو رہی ہے۔ وسعتوں کے علاوہ کسی اور طرف بڑھ رہی ہے۔ اور وہ کیا چیز ہے جس کی طرف بڑھ رہی ہے۔ کوئی کشش ہونی چاہئے اس میں۔ اگر ہے تو وہ کیا ہے اس کی ہمیں کوئی خبر نہیں۔

نہ ختم ہونے والے خزانے

تو (۔) یہ بیان فرمایا گیا ہے کہ تم کائنات کے حوالے سے یہ نہ سمجھ بیٹھنا کہ خدا کے پاس بس یہی کچھ ہے جو تمہیں دے گا۔ تمام کائنات کی وسعتیں بھی مانگ لو تب بھی خدا کے خزانے ختم نہیں ہوتے اور یہی مضمون ہے جو حضرت رسول اللہ ﷺ نے بعینہٖ اسی طرح ہمیں سمجھایا۔ آپؐ فرماتے ہیں کہ ساری کائنات بھی اس سے مانگ لو تو اس کے فضلوں میں تو کوئی کمی نہیں آئے گی، اس کی طاقتوں میں، اس کے خزانوں میں کوئی کمی نہیں آئے گی۔ اتنی بھی نہیں آئے گی جیسے سوئی کو کسی وسیع سمندر میں ڈبو کر باہر نکال لو اس کے ناکے پہ جتنا پانی چمٹا ہوگا اتنی کمی بھی نہیں آئے گی اللہ کے خزانوں میں اگر تم اس سے ساری کائنات مانگ لو۔ تو واللّٰہ ذوالفضل العظیم۔ نے اس مضمون کو بے انتہا وسعت عطا فرما دی ہے مگر فضل کے طالب ہمیشہ رضا پر نظر رکھا کرتے ہیں۔

مغفرت اور فضل الٰہی کا مضمون

مغفرت کے ساتھ جہاں رحمت کا تعلق ہے

باقی صفحہ 6 پر

حکمت مومن کی متاع ہے

حضرت مسیح موعود کا پر معارف ارشاد

''الحکمۃ ضالۃ المومن'' حکمت کی بات تو مومن کی اپنی ہے.......... ہمارا مطلب صرف یہ ہے کہ بموجب حدیث کے انسان کو چاہئے کہ مفید بات جہاں سے ملے وہیں سے لے لے۔ ہندی، جاپانی، یونانی، انگریزی ہر طب سے فائدہ حاصل کرنا چاہئے.......... تب ہی انسان کامل طبیب بنتا ہے طبیبوں نے تو عورتوں سے بھی نسخے حاصل کئے ہیں'' (ملفوظات جلد 4 صفحہ 507-508)

''علاج کی چار صورتیں تو عام ہیں دوا سے، غذا سے، عمل سے، پرہیز سے علاج کیا جاتا ہے۔ ایک پانچویں قسم بھی جس سے سلب امراض ہوتا ہے، وہ توجہ ہے.......... دعا بھی توجہ ہی کی ایک قسم ہوتی ہے توجہ کا سلسلہ کڑیوں کی طرح ہوتا ہے جو لوگ حکیم اور ڈاکٹر ہوتے ہیں ان کو اس فن میں مہارت پیدا کرنی چاہئے''۔

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 280)

''تحصیل دین کے بعد طبابت کا پیشہ بہت عمدہ ہے''۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 334)

''نماز کا پڑھنا اور وضو کا کرنا طبی فوائد بھی اپنے ساتھ رکھتا ہے۔ اطباء کہتے ہیں کہ اگر کوئی ہر روز منہ نہ دھوئے تو آنکھ آ جاتی ہے اور یہ نزول الماء کا مقدمہ ہے اور بہت سی بیماریاں اس سے پیدا ہوتی ہیں.......... کیسی عمدہ بات ہے منہ میں پانی ڈال کر کلی کرنا ہوتا ہے۔ مسواک کرنے سے منہ کی بدبو دور ہوتی ہے۔ دانت مضبوط ہو جاتے اور دانتوں کی مضبوطی غذا کے عمدہ طور پر چبانے اور جلد ہضم ہو جانے کا باعث ہوتی ہے۔ پھر ناک صاف کرنا ہوتا ہے۔ ناک میں کوئی بدبو داخل ہو تو دماغ کو پراگندہ کر دیتی ہے.......... اس کے بعد وہ اللہ تعالیٰ کی طرف اپنی حاجات لے جاتا ہے اور اس کو اپنے مطالب عرض کرنے کا موقع ملتا ہے.......... پھر بڑی حیرانی کی بات ہے کہ نماز کے وقت کو تضیع اوقات سمجھا جاتا ہے، جس میں اس قدر بھلائیاں اور فائدے ہیں''۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 407)

تحریر: مصباح السلام صاحبہ۔ یو کے
انگریزی سے ترجمہ: سید میر قمر سلیمان احمد صاحب

قدیم مصری تہذیب وتمدن میں فرعون کا تذکرہ اور بعض انکشافات

رعمسیس ثانی کی ہلاکت، مقبرہ کا مسئلہ اور اس زمانے میں ہونے والی انقلابی مذہبی تبدیلیاں

قرآن مجید اور بائبل میں یہود کی ہجرت کے بارہ میں بہت سی آراء ملتی ہیں۔ خصوصاً اس فرعون کے انجام کے بارے میں جس کے زمانے میں بنی اسرائیل نے ہجرت کی۔ ایک مقبول خیال یہ ہے کہ اس فرعون کا نام رعمسیس ثانی تھا اور بائبل اس کی تائید کرتے ہوئے بیان کرتی ہے کہ وہ اور اس کی فوجیں سمندر میں غرق ہوگئی تھیں۔ تب پانیوں نے سمندر میں اترنے والی فرعون کی افواج کو گھیر لیا اور ان میں سے ایک بھی زندہ نہ بچ سکا۔ (14:28)

مصر میں دریافت ہونے والی ایک اہم دریافت رعمسیس ثانی کا مقبرہ ہے۔ جو شہنشاہوں کی وادی لکسر (luxor) میں دریافت ہوا ہے اور اس سے درج بالا نقطہ نظر کی نفی ہو جاتی ہے۔ یہ کیسے ممکن ہے کہ فرعون ڈوب کر مرا ہو اور اس کا جسم محفوظ رہے۔ بعض ماہرین کا خیال ہے کہ فرعون اپنی فوجوں کے ساتھ بذات خود حضرت موسیٰؑ کے تعاقب میں نہیں گیا تھا اس لئے وہ ڈوبنے والوں میں شامل نہیں تھا۔ مگر یہ خیال اس لئے قابل قبول نہیں کہ قرآن کریم صاف بتلاتا ہے کہ ہم نے بنی اسرائیل کو سمندر پار اتارا اور فرعون اور اس کی افواج ان کے تعاقب میں تھیں۔ (10:91)

اگر بائبل کا یہ بیان کہ فرعون اپنے ساتھیوں سمیت سمندر میں غرق ہوگیا تھا تسلیم کر لیا جائے تو اس کا مطلب یہ بنتا ہے کہ وہ فرعون جس نے بنی اسرائیل پر ظلم کئے تھے وہ اور تھا اور غرق ہونے والا فرعون دوسرا تھا۔ جو اس بات پر یقین رکھتے ہیں ان کا کہنا ہے کہ حضرت موسیٰؑ دو فراعین یعنی رعمسیس ثانی اور منفتاح کے زمانہ میں تھے۔ ان کے پاس اس کے علاوہ اور کوئی راستہ نہیں ہے۔ کیونکہ رعمسیس ثانی کی دریافت شدہ ممی (Mummy) کے بعد سوائے دوسرے فرعون کو اس واقعہ میں شامل کرنے کے کوئی راہ باقی نہیں رہ جاتی۔ مگر قرآن کریم میں کہیں بھی فرعون کی موت کا ذکر نہیں ملتا۔ اگر تو وہ ڈوبنے سے مرا ہوتا تو قرآن کریم میں اس کا ذکر ضرور ہوتا۔ ایک بات یہ بھی یاد رکھنے والی ہے کہ بائبل میں مذکور ہے کہ خداتعالیٰ نے حضرت موسیٰؑ کو بتایا کہ جس فرعون کے دور میں ان سے ایک شخص مارا گیا تھا فوت ہوگیا ہے۔ چنانچہ اب وہ اطمینان سے پھر واپس جا سکتے ہیں مگر قرآن کریم اس بات کی طرف اشارہ بھی نہیں کرتا۔ کیونکہ کسی بادشاہ کی موت سے کسی جرم کی پاداش سے رہائی ممکن نہیں۔ بلکہ قرآن کریم فرماتا ہے کہ جب حضرت موسیٰؑ واپس تشریف لے گئے تو فرعون نے انہیں اس غلطی کی یاد دلائی۔ اور خصوصاً اگر ہم یہ بات مدنظر رکھیں کہ خداتعالیٰ کو حضرت موسیٰؑ کو نبوت عطا فرمانے اور پھر مصر بھیجنے کے لئے فرعون کی موت کا انتظار کرنا پڑا تو یہ بات عجیب سی نظر آتی ہے کہ کیا خداتعالیٰ فرعون کے غصہ سے حضرت موسیٰؑ کو بچا نہیں سکتا تھا؟ نیز اس طرح ہم خداتعالیٰ کے الفاظ کو بھی نعوذ باللہ غلط قرار دیں گے جن میں کہا گیا تھا کہ اب حضرت موسیٰؑ بخیریت واپس مصر جا سکتے ہیں۔ کیونکہ مصر پہنچتے ہی آپ کی شدید مخالفت شروع ہوگئی تھی۔ یہ بات ناقابل قبول ہے۔

یہ کام خاص خداتعالیٰ کی مرضی کے موافق ہو رہا تھا۔ اور اس قسم کے وعدے کرنا جبکہ اسے علم تھا کہ حضرت موسیٰؑ کو وہاں سے دوبارہ ہجرت کرنا پڑے گی کوئی منطقی نتیجہ نہیں نکالتا۔

پائی رامیس (Per Rammese) میں فرعون کے مقبرے میں ایسی تصاویر کندہ ہیں جن میں فرعون کو بوڑھا اور معذور دکھایا گیا ہے۔ اور یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ پائی رامیس کو بنی اسرائیل نے غلامی کے دور میں تعمیر کیا تھا۔ اور اس دور اور اس کے بعد کے فراعین کے ریکارڈ سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ یہ تمام عمارت دیگر عمارات کے مقابلہ پر تعمیر کی گئی تھی۔ اس کے علاوہ بعض دلچسپ تحریرات ان پر کندہ ہیں جن میں حیرت انگیز انکشافات ہیں۔ مثلاً ایک ایسی دوائی کا ذکر ملتا ہے جسے استعمال کرکے انسان رعمسیس جیسی لمبی عمر پا سکتا ہے۔ بعد کے دور کے فراعین بھی اس کا ذکر متاثرانہ انداز میں کرتے ہیں۔ اور اس کا نام بنی اسرائیل کے حوالہ سے بہت دفعہ استعمال ہوا ہے۔ اور ان کے بالمقابل اس کی بہت سی شاندار فتوحات کا تذکرہ ملتا ہے۔ نیز اس کے مقبرہ کی دیواروں پر بہت سی ایسی تحریرات ہیں جن میں بنی اسرائیل کو تباہ کرنے کا دعویٰ کیا گیا ہے۔

بنی اسرائیل سے اس کا یہ تعلق گو ان سے اس کا ناطہ تو جوڑتا ہے لیکن اسے اس بات کا حتمی ثبوت نہیں کہا جا سکتا کہ واقعی یہی وہ فرعون تھا جس سے حضرت موسیٰؑ کا پالا پڑا تھا۔ منفتاح کے ریکارڈ میں جو بنی اسرائیل کا ذکر بہت سی جگہوں پر مل جاتا ہے۔ بنی اسرائیل کی ہجرت کے زمانہ کے فرعون کی شناخت کے حوالہ سے رعمسیس ثانی کے مقبرے کے آثار کی بہت اہمیت ہے۔ اور ماہرین آثار قدیمہ نے اندازہ لگایا ہے کہ اس کی عمر نوے سال کے لگ بھگ تھی۔

حضرت موسیٰؑ مدین سے تقریباً دس سال کے بعد واپس مصر تشریف لے آئے تھے۔ اور اب بائبل کے ماہرین کہتے ہیں کہ یہ عرصہ شائد اس سے بھی تھوڑا ہو۔ کیونکہ لمبے عرصہ کی ہجرت حضرت موسیٰؑ پر کئی منفی اثرات ڈال سکتی تھی دونوں صورتوں میں اس وقت رعمسیس کی عمر بمشکل پچاس برس کی ہوگی۔ ظاہر ہے کہ اس مسئلہ کے حل کے لئے یقینی ثبوت میسر آنا ممکن نہیں۔ حیرت انگیز بات یہ ہے کہ بہت سے ماہرین کے خیال میں نہ تو فرعون کی شناخت اہم ہے اور نہ ہی ہجرت کی داستان تاریخی لحاظ سے کسی اہمیت کی حامل ہے اور غالباً درست ہی نہیں۔

اخناتان (Akhenaten)

بہت عرصہ تک یہ خیال کیا جاتا رہا کہ یہ بدنام فرعون قدیم مصری تہذیب میں توحید کا علمبردار تھا۔ یہ بظاہر ایک خوش آئند بات ہے لیکن اب اس کے بارہ میں معلوم ہو رہا ہے کہ اس کا توحید سے دور کا بھی واسطہ نہیں تھا۔

قدیم مصر میں مذہب اور ثقافت دیوتاؤں یا دیوتاؤں کے گروہوں سے وابستہ تھی۔ جسے پینتھی اون (Pantheon) کہتے ہیں اور زندگی کے ہر شعبہ کے لئے ایک خاص دیوتا ہوا کرتا تھا۔ آمون بڑا دیوتا تھا جو سورج سے منسوب تھا جو مصریوں کی زندگی میں خاص اہمیت کا حامل تھا۔ اس کی وجہ صاف ہے۔ سورج مصریوں کی بقا کا ذریعہ سمجھا جاتا تھا۔ اور تمام اہم دیوتا یا تو اس سے نکلے ہوئے تھے یا اس سے جوڑ دیئے جاتے تھے۔ بہر حال وہ تمام یقینی طور پر اس سے منسلک تھے۔

اخناتان کے زمانہ میں آمون کے پجاری بہت طاقتور اور مالدار ہوگئے تھے۔ اور مصری انہیں بادشاہ کے بعد سب سے اعلیٰ درجہ پر فائز سمجھتے تھے۔ اس زمانہ میں لوگ عبادت گاہوں میں پجاریوں کی وساطت سے عبادت کرتے تھے جس میں پجاری ان کے لئے دعائیں کرتے اور لوگوں کی طرف سے دیوتاؤں کے حضور شراب پیش کرتے۔ یہ پجاری اعلیٰ ترین طبقہ سے تعلق رکھتے تھے اور لکھنے پڑھنے اور مذہبی رسوم ادا کرنے کے مشکل کام یہی کر سکتے تھے۔ چنانچہ ان رسوم کے نتیجہ میں اکٹھی ہونے والی نذریں یہ پجاری سمیٹ لیتے اور اس طرح امیر ترین اور طاقتور ہوتے چلے گئے۔

جب اخناتان نے حکومت سنبھالی تو اس نے مذہبی تبدیلیاں لاکر معاشرے میں انقلابی تبدیلیاں پیدا کیں۔ اس نے بادشاہت اور سیاست کا مرکز نئے تعمیر شدہ شہر اخی تاتن (Akhetaten) میں منتقل کر دیا اور ایک نئی تحریک شروع کی۔

یہاں عبادت خانے خالصۃً ایک دیوتا آتن (Aten) کے لئے وقف کئے گئے تھے اور دیگر تمام دیوتاؤں کی عبادت ممنوع قرار دے دی گئی اور اس طرح یہ حکم تمام مصر میں جاری ہوگیا اور دیگر دیوتاؤں کی عبادت بند ہوگئی۔ اس طرح آمون کے پجاری جو ایک زمانہ میں بہت طاقتور ہو چکے تھے۔ آہستہ آہستہ کمزور پڑتے گئے اور ان کی طاقت کا سرچشمہ مکمل طور پر بند ہوگیا۔

جلد ہی آتن کی عبادت کرنے والے فرقہ نے نقاشوں اور مصوروں کی توجہ اپنی طرف کھینچ لی اور انہوں نے اس کے نقش والی تصاویر بنانی شروع کر دیں۔ آتن دیوتا بھی آمون دیوتا کی طرح سورج سے وابستہ تھا۔ لیکن اسے سورج کے طبعی خواص سے وابستہ کیا گیا۔ خصوصاً اس کی شبیہ سورج کی شعاعوں کے رنگ میں پیش کی گئی جو مصری تحریرات میں آتن دیوتا ظاہر کرتی ہیں۔ آتن کی عبادت پر زور دینے کی وجہ سے اخناتان کو کئی سال تک مذہب میں ایک انقلابی تبدیلی لانے والا بادشاہ سمجھا گیا لیکن یہ تصور اس کا اپنا نہیں تھا۔ بلکہ کئی سال قبل اس کے باپ کا تھا۔ نیز ایک دیوتا کا تصور بھی انقلابی نہیں تھا کیونکہ اس سے قبل بھی ایک ایسے دیوتا کا تصور موجود تھا جو دیوتاؤں کے گروہ میں منفرد اور ممتاز تھا۔ اخناتان نے صرف اس ایک دیوتا کو زیادہ نمایاں کر دیا اور دیگر تمام دیوتاؤں کا پتہ کاٹ دیا۔

مگر اس کے باوجود اسے موحد نہیں کہا جا سکتا کیونکہ اس نے یہ دعویٰ کبھی نہیں کیا کہ آتن ہی واحد خدا ہے اور نہ ہی اس نے دیگر دیوتاؤں کی پرستش روکنے کے لئے کوئی قانون نافذ کیا۔ اس نے صرف عبادت خانوں میں آتن کی پوجا شروع کروادی۔ لیکن لوگوں کو دوسرے دیوتاؤں کی پوجا کرنے کی بھی اجازت تھی۔ ایک اور اہم بات اس کے دور میں یہ ہوئی کہ عام لوگوں کو معبدوں میں جانے اور آتن کی براہ راست پوجا

کرنے سے روک دیا گیا۔ آتن کو پیش کی جانے والی تمام فریادیں اسی کے یا اس کے اہل خانہ کی وساطت سے ہی کی جا سکتی تھیں۔ وہ اور اس کی بیوی اور بچے ہی آتن سے گزارشات کر سکتے تھے۔ لوگ اس کے شاہی خاندان کو بھی ایک خاص درجہ دینے لگے اور تمام نذرانے وہی وصول کرنے لگے۔

اس مذہبی تبدیلی کی وجوہات پر بھی غور کرنا چاہئے۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ اس طرح اس نے آمون کے پجاریوں کی طاقت ختم کرنے کی کوشش کی جنہیں وہ اپنے لئے خطرناک سمجھتا تھا۔ ایک اور نظریہ یہ ہے کہ اس طرح وہ شاہی خاندان کو باقی لوگوں سے اس طرح ممتاز اور طاقتور کرنا چاہتا تھا کہ اس سے قبل کبھی نہیں ہوا تھا اور اس طرح ان کی حیثیت ہی تبدیل ہو جانی تھی۔ یہ بات ثابت شدہ ہے کہ اخناتان کے خاندان میں بعض جسمانی عوارض ایسے تھے جو بچوں میں منتقل ہو جاتے تھے غالباً اس وجہ سے وہ ذہنی پریشانی اور شرمندگی کا شکار رہتے۔ اور شاہی خاندان کی حیثیت میں خود کو کامل دکھانا چاہتے تھے۔

انہوں نے یہ کمزوریاں مخفی رکھنے کی بجائے ان کا اظہار کرنا شروع کر دیا اور قدیم مصر کی تمام یادگاروں پر وہ کندہ کر دی گئیں۔ شائد اخناتان کے خیال میں شاہی خاندان کا مکمل طور پر الگ تھلگ اور معاشرے میں ایک اونچے مقام پر فائز ہونے سے وہ اپنی شان قائم رکھ سکیں۔ ایک خیال یہ بھی پیش کیا جاتا ہے کہ ممکن ہے کہ اخناتان نیک نیتی سے ایک خدا پر یقین رکھتا ہو یا آتن کی برتری کا قائل ہو۔ کیونکہ اس کے عقائد مصر میں ناپسند کئے جاتے تھے اور صرف اتنے عرصہ تک رہے جب تک اخناتان رہا۔ اس لئے ہو سکتا ہے کہ اخناتان واقعی ان کے پرچار کی شدت سے ضرورت محسوس کرتا تھا۔ اخی ناتن کو اس کے بعد اس قوت سے تباہ کیا گیا کہ اسے مکمل طور پر ختم کر دیا گیا اور آتن کا کوئی بھی نقش باقی نہ رہا۔ یہ بات بھی درست ہے کہ جب اخناتان مرا تو اس کے مذہب کا نام و نشان مٹا دیا گیا۔ مگر یہ بات اتنی حیرت انگیز اس لئے نہیں کہ اس زمانہ میں اس عقیدے کو مشرکین کی دنیا میں رواج دینا آسان کام نہیں تھا۔ مصر کی تمام تر بقا اس کے سیاسی معاشرتی اور اقتصادی نظام پر قائم تھی اور ایسی تبدیلی ان تمام شعبوں پر اثر انداز ہو سکتی تھی۔

بقیہ صفحہ 4

وہاں فضل کے ساتھ رضائے باری تعالیٰ کا تعلق ہے۔ اس میں کوئی دلیل نہیں کوئی استدلال نہیں، ایک انسان کی کوئی ادا کسی کو پسند آ جائے اسے جو چاہے دیدے جتنا چاہے دیدے۔ اس کا مغفرت سے تعلق نہیں ہے کیونکہ مغفرت میں تو اس کی کمزوری کے نتیجے میں سزا نہ دینے کا مضمون ہے، اس کی غفلت کے نتیجے میں اسے بعض نعمتوں سے محروم نہ کرنے کا مضمون ہے۔ فضل کا مضمون اس سے آگے بلند تر مضمون ہے جس میں پسند کی بات ہے۔ اب بعض لوگ ایسے بھی ہیں ساری عمر گناہوں میں مبتلا ان کی کوئی ایسی ادا خدا تعالیٰ کو پیاری لگتی ہے۔ کہ سارے گناہ بخش دیئے لامتناہی جنتوں میں داخل کر دیا (۔)

مغفرت کے طالب کے لئے اپنے گناہوں پر نظر رکھ کر ان کو کم کرنے کی کوشش کرنا ہے۔ اس کوشش میں وہ کامیاب نہ بھی ہو تو اللہ کی مغفرت اسے ڈھانپ سکتی ہے لیکن نیت کا خلوص لازم ہے۔ نیت صاف ہو، سچی ہو، کوشش ضرور ہو اور جاری رہے اور کسی مقام پر ٹھہرے نہیں اور کوشش یہ ہو کہ رفتار بڑھتی رہے، کم نہ ہو۔ یہ ہے وہ مضمون جس کے نتیجے میں خدا تعالیٰ کی طرف سے مغفرت کا وعدہ ہے جو لامتناہی جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے اس حد تک لامتناہی کہ کائنات کی وسعتوں پہ محیط ہے۔ اور انسانی جنت بھی جو انسان کو ملے گی وہ بھی کائنات کی وسعتوں پر محیط ہے لیکن اس کا دائرہ بڑھ رہا ہے اور آگے بڑھتا چلا جا رہا ہے۔ فضل یہ کہتا ہے کہ ایسی باتیں کیا کرو جو پیاری لگیں۔ بعض دفعہ کسی کی ایک ادا ہی ایسی پیاری لگتی ہے کہ انسان اس کو پنا دل دے بیٹھتا ہے اور ہمیشہ کیلئے اسی کا ہو جاتا ہے۔

(الفضل انٹرنیشنل 15 نومبر 1996ء)

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 36378 میں محمد احسن ولد عبدالحمید قوم آرائیں پیشہ تجارت عمر 25 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ناصر آباد شرقی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 7-12-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ پلاٹ رقبہ ایک کنال واقع ناصر آباد شرقی ربوہ مالیتی -/1150000 روپے جس کے ورثاء 5 بھائی ہیں۔ مکان و پلاٹ واقع محراب پور ضلع نوشہرو فیروز سندھ مالیتی -/6000000 روپے۔ جس کے ورثاء 5 بھائی اور دو بہنیں ہیں۔ اس وقت مجھے مبلغ -/7000 روپے ماہوار بصورت تجارت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد محمد احسن ولد عبدالحمید ناصر آباد شرقی ربوہ گواہ شد نمبر 1 مبشر احمد کاہلوں ولد رشید احمد صاحب کوارٹر صدر انجمن احمدیہ ربوہ گواہ شد نمبر 2 جاوید ناصر ساقی ولد حکیم محمد یار مربی سلسلہ فیصل آباد

مسل نمبر 36379 میں نسیم بیگم بیوہ غلام مصطفیٰ محسن صاحب قوم راجپوت بھٹی پیشہ خانہ داری عمر 50 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بیوت الحمد ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 11-6-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ مکان رقبہ اڑھائی مرلے واقع پیر محل مالیتی -/400000 روپے کا 1/8 حصہ۔ پلاٹ رقبہ ایک مرلہ ملحقہ مکان واقع پیر محل مالیتی -/100000 روپے۔ طلائی زیور وزنی 2 تولے مالیتی -/19000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/2500 روپے ماہوار بصورت الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ نسیم بیگم بیوہ غلام مصطفیٰ محسن بیوت الحمد ربوہ گواہ شد نمبر 1 مبشر حسین شاہد وصیت نمبر 31910 گواہ شد نمبر 2 طارق احمد محسن پسر موصیہ

مسل نمبر 36380 میں میر قمر الدین ولد میر ظہیر الدین قوم میر پیشہ کارکن دفتر تحریک جدید عمر 29 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالنصر وسطی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 12-12-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ بینک میں جمع رقم -/5000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/3380 روپے ماہوار بصورت الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد میر قمر الدین ولد میر ظہیر الدین دارالنصر وسطی ربوہ گواہ شد نمبر 1 محمد عبداللہ وصیت نمبر 22010 گواہ شد نمبر 2 رانا محمد صدیق وصیت نمبر 27109

مسل نمبر 36381 میں محمد معین اختر ولد چوہدری فضل حق قوم راجپوت پیشہ کارکن تحریک جدید ربوہ عمر 71 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالیمن شرقی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 15-12-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ مکان رقبہ ایک کنال واقع دارالیمن شرقی ربوہ مالیتی -/500000 روپے۔ ایک عدد موٹر سائیکل ہنڈا مالیتی -/30000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/3380 روپے ماہوار بصورت الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد محمد معین اختر ولد چوہدری فضل حق دارالیمن شرقی ربوہ گواہ شد نمبر 1 وقار احمد خان وصیت نمبر 32497 گواہ شد نمبر 2 محمد ادریس شاہد وصیت نمبر 21836

مسل نمبر 36382 میں سعید احمد ولد رشید احمد قوم ککھن پال پیشہ طالب علمی عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالیمن شرقی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 21-12-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ ایک عدد موٹر سائیکل مالیتی -/30000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/150 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد سعید احمد ولد رشید احمد دارالیمن شرقی ربوہ گواہ شد نمبر 1 وقار احمد خان وصیت نمبر 32497 گواہ شد نمبر 2 محمد ادریس شاہد وصیت نمبر 21836

مسل نمبر 36383 میں عطاء الرزاق ولد محمد سلیم قوم بردلے جٹ پیشہ طالب علمی عمر 15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لالیاں ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 7-7-2003 میں

وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد عطاء الرزاق ولد محمد سلیم لالیاں گواہ شد نمبر 1 طاہر احمد شمس ولد مختار احمد اٹھوال کبیر والا گواہ شد نمبر 2 طارق احمد محسن وصیت نمبر 30618

مسل نمبر 36384 میں سکدر طاہر احمد ولد ایم ڈی حامد اللہ سکدر پیشہ طالب علمی عمر 24 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نارائن گنج بنگلہ دیش بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 8-12-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/TK500 ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد سکدر طاہر احمد ولد ایم ڈی حامد اللہ سکدر بنگلہ دیش گواہ شد نمبر 1 محمد عبدالستان ولد عبدالجبار صاحب بنگلہ دیش گواہ شد نمبر 2 جی ایم سراج الدین ولد ایم ڈی ابو سعید میا بنگلہ دیش

مسل نمبر 36385 میں محمد عبدالصدیق ولد فیاض الدین صاحب پیشہ ریٹائرڈ عمر 59 سال بیعت 1973ء ساکن کشتیا بنگلہ دیش بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 1-7-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ زرعی زمین رقبہ 1.38 ڈیسمل واقع کالی اور ضلع کشتیا بنگلہ دیش مالیتی -/Tk168000۔ مکان رقبہ 0.28 ڈیسمل مالیتی -/Tk132000۔ عمارت (Pucca Bailading) مالیتی -/Tk100000۔ متفرق گھریلو اشیاء مالیتی -/TK40000۔ اس وقت مجھے مبلغ -/Tk24164 سالانہ بصورت پنشن مل رہے ہیں۔ اور مبلغ -/Tk12000 سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد محمد عبدالصدیق ولد فیاض الدین صاحب بنگلہ دیش گواہ شد نمبر 1 محمد عبدالحسین ولد ایم انساعلی مندل صاحب بنگلہ دیش گواہ شد نمبر 2 شاہ محمد عبدالغنی ولد جاشم الدین صاحب بنگلہ دیش

مسل نمبر 36386 میں محمد احمد شریف ولد احسان اللہ پٹواری پیشہ معلم عمر 40 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن احمد نگر ضلع پنچا گڑھ بنگلہ دیش بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 1-10-1997 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ مکان رقبہ 0.05 ایکڑ واقع احمد نگر بنگلہ دیش مالیتی -/Tk20000۔ اس وقت مجھے مبلغ -/Tk2180 ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد محمد احمد شریف ولد احسان اللہ پٹواری احمد نگر بنگلہ دیش گواہ شد نمبر 1 ایس ایم عبدالغنی ولد جاشم الدین صاحب بنگلہ دیش گواہ شد نمبر 2 رفیق احمد پردھان ولد نزات اللہ احمد پردھان بنگلہ دیش

مسل نمبر 36387 میں صدیقہ حق بیوہ منیر الحق پیشہ ہومیو ڈاکٹر عمر 55 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن میرپور ڈھاکہ ضلع بنگلہ دیش بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 1-7-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/Tk4000 ماہوار بصورت ڈاکٹری مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ صدیقہ حق بیوہ منیر الحق میرپور ڈھاکہ بنگلہ دیش گواہ شد نمبر 1 محمد شہاب الدین ولد منیر احمد صاحب بنگلہ دیش گواہ شد نمبر 2 محمد فضل الرحمٰن ولد ایم ڈی لطف الرحمٰن بنگلہ دیش

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر / امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

ولادت

مکرم حکیم نذیر احمد رہان صاحب مربی سلسلہ و صدر محلہ دارالرحمت غربی ربوہ لکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے میرے بیٹے مکرم بشیر احمد رہان صاحب ساکن جرمنی کو مورخہ 26۔ اپریل 2004ء تین بیٹیوں کے بعد پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بچے کا نام سدید احمد عطا فرمایا ہے نومولود مکرم مرزا عبدالحق صاحب ٹھیکیدار مرحوم ساکن دارالبرکات کا نواسہ ہے۔ احباب سے درخواست ہے کہ وہ نومولود کے نیک خادم دین۔ جماعت کیلئے مفید وجود بننے اور ماں باپ کیلئے آنکھوں کی ٹھنڈک ثابت ہونے کیلئے دعا کر کے عنداللہ ماجور ہوں۔

نکاح

مکرمہ طاہرہ لطیف صاحبہ دارالنصر غربی لکھتی ہیں کہ میرے بیٹے مکرم طاہر احمد صدیقی ابن مکرم لطیف احمد صدیقی کا نکاح مکرمہ بشریٰ کنول صاحبہ بنت مکرم فضل کریم سیال صاحب صدر جماعت آف سوبھا گا ضلع سرگودھا کے ساتھ مورخہ 26 مارچ 2004ء کو بیت مبارک ربوہ میں مکرم حافظ مظفر احمد صاحب نے بعوض -/30000 روپے حق مہر پر پڑھا۔ مکرم طاہر احمد صدیقی صاحب ڈاکٹر محمد شفیع دعا گو (مرحوم) کے پوتے ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے یہ رشتہ جانبین کیلئے مبارک کرے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم یسٰین خان (واقف زندگی) وکالت مال اول تحریک جدید ربوہ لکھتے ہیں۔ خاکسار کا دوران دورہ سندھ ایکسیڈنٹ ہوگیا تھا اور بائیں ٹانگ کا فریکچر ہوگیا تھا۔ خاکسار تقریباً دو ماہ فضل عمر ہسپتال ربوہ میں زیر علاج رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

مکرمہ عائشہ نفیس صاحبہ اہلیہ مکرم لئیق احمد صاحب دارالعلوم جنوبی ربوہ لکھتی ہیں کہ خاکسارہ کے والد سید بشیر احمد بخاری صاحب گردوں کے فیل ہونے کی وجہ سے شدید بیمار ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

☆ مکرم محمد یٰسین خان صاحب (واقف زندگی) لکھتے ہیں۔ خاکسار کے خسر مکرم سید جماعت علی شاہ صاحب انسپکٹر مال آمد کا مورخہ 11 مئی 2004ء فضل عمر ہسپتال ربوہ میں بائیں آنکھ کا موتیا کا کامیاب آپریشن ہوا ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ تمام پیچیدگیوں سے محفوظ رکھتے ہوئے انہیں شفائے کاملہ و عاجلہ سے نوازے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم محمود مجیب اصغر صاحب (انجینئر) امیر جماعت ہائے ضلع اٹک لکھتے ہیں کہ ضلع اٹک کے سابق امیر مکرم چوہدری بشارت احمد صاحب بھٹی ایڈووکیٹ شدید بیمار ہیں اور جنرل ہسپتال لاہور میں داخل ہیں۔ احباب کرام سے ان کی شفا یابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم وسیم احمد خاں صاحب اور مکرمہ فریحہ وسیم خاں صاحبہ آف کینیڈا کو مورخہ 7 فروری 2004ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت بچے کا نام حریم احمد خاں عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم عبدالرب خاں صاحب سابق ٹیچر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کا پوتا اور مکرم وسیم احمد خاں صاحب مرحوم آف سٹروعہ کا نواسہ ہے۔ نومولود وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے نیک اور خادم دین بنائے۔ آمین

نکاح و شادی

مکرم شبیر احمد صاحب معلم وقف جدید ولد مکرم شریف احمد صاحب سندھو جٹ ساکن گرین ٹاؤن کراچی حال مقیم رحمٰن آباد باندھی کا نکاح مکرم حمید احمد ظفر صاحب مربی سلسلہ نے مورخہ 3۔ اپریل 2004ء کو جماپور ضلع خیر پور میں ہمراہ مکرمہ امتہ الوہاب صاحبہ بنت مکرم ڈاکٹر مختار احمد صاحب ارائیں ساکن جماپور پچیس ہزار روپے حق مہر پر پڑھا اسی دن رخصتی عمل میں آئی اگلے روز 4۔ اپریل 2004ء کو دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا گیا۔ اس موقع پر مکرم ظفر اللہ بٹ صاحب سیکرٹری مال حلقہ النور نے دعا کروائی۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ دونوں خاندانوں کیلئے یہ رشتہ بابرکت بنائے۔ آمین

عطیہ چشم کے لئے وصیتی فارم دفتر آئی بینک ایوان محمود سے حاصل کریں۔
فون 212312

ربوہ میں طلوع وغروب 19 مئی 2004ء

طلوع فجر	3:32
طلوع آفتاب	5:07
زوال آفتاب	12:05
وقت عصر	4:58
غروب آفتاب	7:03
وقت عشاء	8:39

سانحہ ارتحال

مکرم محمد انور قریشی صاحب نائب ناظر مال آمد ربوہ لکھتے ہیں۔ خاکسار کی ہمشیرہ مکرمہ قمر النساء قریشی صاحبہ اہلیہ مکرم طاہر احمد قریشی صاحب دارالرحمت غربی ربوہ حال جامعہ احمدیہ جونیئر سیکشن مورخہ 6 مئی 2004ء کو بعمر 57 سال وفات پا گئی ہیں۔ مرحومہ قریشی محمد اکمل صاحب افضل برادرز گولبازار ربوہ کی بیٹی اور مکرم قریشی محمد افضل صاحب مرحوم واقف زندگی سابق مربی مغربی افریقہ کی بہو تھیں۔ مرحومہ خدا کے فضل سے موصیہ تھیں۔ مورخہ 7 مئی 2004ء بروز جمعۃ المبارک نماز فجر کے بعد بیت المبارک میں مکرم چوہدری مبارک مصلح الدین صاحب وکیل التعلیم تحریک جدید نے نماز جنازہ پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید نے دعا کرائی۔ مرحومہ نے ایک بیٹی اور دو بیٹے اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔ مرحومہ بہت مہمان نواز تھیں۔ تقریباً 29 سال مظفر گڑھ میں قیام رہا۔ وہاں آنے والے مرکزی مہمانوں کی مہمان نوازی کا بھی موقعہ ملتا رہا احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔

فراہمی کتب کی خدمت

مکرم مہتمم صاحب مقامی مجلس خدام الاحمدیہ تحریر فرماتے ہیں۔ محض خدا تعالیٰ کے فضل سے نظامت امور طلباء مجلس خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ کو گزشتہ سالوں کی طرح امسال بھی نئے تعلیمی سال کے موقع پر مستحقین طلبہ و طالبات میں نئی کتب کے سیٹ فراہم کرنے کی توفیق ملی۔

دفتر مقامی میں نظامت امور طلباء کے تحت مستحق طلباء کے کوائف کے حصول کے بعد ربوہ اور گردونواح کے طلبہ وطالبات میں نئی کتب کے 1700 سیٹ گھروں میں جا کر تقسیم کئے گئے۔ بعض طلباء کو فیس، یونیفارم اور سکول بیگ بھی دیئے گئے۔ اس خدمت پر مجموعی طور پر دو لاکھ ساٹھ ہزار روپے اخراجات آئے۔ اللہ تعالیٰ اس خدمت خلق کو قبول فرمائے اور اس مساعی پر مامور جملہ کارکنان کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین

اعلان دارالقضاء

(محترمہ سیباں بی بی صاحبہ بابت ترکہ مکرم نذیر احمد صاحب)

محترمہ سیباں بی بی صاحبہ سکنہ 5/44 دارالعلوم ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے شوہر مکرم نذیر احمد صاحب ولد برکت علی صاحب بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ قطعہ نمبر 10/7 دارالیمن وسطی رقبہ ایک کنال میں سے ان کا حصہ 10 مرلے ہے۔ یہ حصہ میرے نام منتقل کر دیا جائے۔ دیگر ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے:۔

1۔ محترمہ سیباں بی بی صاحبہ (بیوہ)
2۔ مکرم مقصود احمد صاحب (پسر)
3۔ مکرم ناصر احمد صاحب (پسر)
4۔ مکرم داؤد احمد صاحب (پسر)
5۔ مکرم محمد اکرم صاحب (پسر)
6۔ محترمہ رضیہ بی بی صاحبہ (دختر)
7۔ محترمہ رقیہ بی بی صاحبہ (دختر)
8۔ محترمہ مقبولاں بی بی صاحبہ (دختر)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم تک دارالقضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

اکسیر پائیوریا

مسوڑوں سے خون اور پیپ کا آنا۔ دانتوں کا ہلنا۔ دانتوں کی میل ٹھنڈے یا گرم پانی کا لگنا۔ منہ سے بدبو آنا کیلئے بہت مفید ہے۔

Ph: 04524-212434, Fax: 213966

چاندی میں آلیس اللہ کی انگوٹھیوں کی قیمتوں میں حیرت انگیز کمی

فرحت علی جیولرز

یادگار روڈ ربوہ فون: 04524-213158

معلوماتی سیمینار

انگلش لینگویج TOEFL-IELTS & FOREIGN EDUCATION

212099

سی پی ایل نمبر 29